



نیوز ریلیز



سفارت خانہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

شعبہ تعلقات عامہ

افغانستان اور پاکستان کے سالانہ جائزے کے موقعے پر صدر براک اوباما کا بیان

وہائٹ ہاؤس
پریس سکریٹری کا دفتر
16 دسمبر، 2010

جناب صدر: سب کو گڈ مارننگ۔ گذشتہ دسمبر میں جب میں نے افغانستان اور پاکستان کے لیئے اپنی نئی حکمت عملی کا اعلان کیا تھا، تو میں نے اپنے قومی سلامتی کی ٹیم کو ہدایت کی تھی کہ وہ باقاعدگی سے ہماری کوششوں کی جانچ کرتی رہے اور ایک سال کے بعد ہماری پیش رفت کا جائزہ لے۔ گذشتہ بارہ مہینوں کے دوران ہم نے باقاعدگی سے یہی کچہ کیا ہے۔ فیلڈ سے موصول ہونے والی ہفتے وار رپورٹوں میں، اپنی قومی سلامتی کی ٹیم کے ساتھ مابینہ میٹنگوں میں اور اپنے افغان، پاکستانی اور اتحادی شراکت داروں کے ساتھ بکثرت مشاورتوں میں۔ اور اپنے سالانہ جائزے کے جزو کے طور پر بھی جو اب مکمل ہو چکا ہے، ہم نے یہی کچہ کیا ہے۔

میں وزیر خارجہ کلتن اور وزیر دفاع گیٹس کی قیادت کے لیئے ان کا شکر گزار ہوں۔ چونکہ جوانٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئر مین، ایڈمنر ملن افغانستان میں ہیں، اس لیئے مجھے بڑی مسرت ہے کہ وائس چیئر مین، جنرل کارٹ رائٹ ہمارے ساتھ موجود ہیں۔

ہماری کوششوں میں سفیر رچرڈ بالبروک کے جذبہ خدمت کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ ہم ان کی یاد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کا کام جاری رکھیں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ دنیا بھر سے رچرڈ کو خراج تحسین کے جو پیغامات آئے ہیں، ان سے ان کی زندگی کے انٹ نقوش کا اور اس انتہائی اہم علاقے میں ہماری مشترکہ کوششوں کے لیئے وسیع بین الاقوامی حمایت دونوں کا اظہار ہوتا ہے۔

میں نے افغانستان کے صدر کرزئی اور پاکستان کے صدر زرداری کے ساتھ بھی بات کی ہے اور اپنے اخذ کیئے ہوئے نتائج اور مل جل کر اگے بڑھنے کے بارے میں تبادلہ خیال کیا ہے۔ آج میں اس جائزے کے بارے میں امریکی عوام کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جانچ کے مطابق اس وقت ہم کہاں کھڑے ہیں اور کن شعبوں میں ہمیں اپنی کارکردگی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں میں ایک بات بالکل واضح کرنا چاہتا ہوں یہ کام اب بھی انتہائی مشکل ہے۔ لیکن میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ فوجیوں اور سویلین عملے کی غیر معمولی خدمات کی بدولت، ہم اپنے مقاصد حاصل کرنے کے صحیح راستے پر ہیں۔

<p>پشاور 11- اپٹال، روڈ، پشاور کینٹ 5285901-3، 5279801-3 فون:</p>	<p>کراچی گلشنِ زین، 8 عبداللہ ہارون روڈ فون: 0204200 E-mail: irckhi@state.gov</p>	<p>لاہور 150 ایک پرس روڈ فون: 0000 6034000 E-mail: irclahore@state.gov</p>	<p>اسلام آباد سفارت خانہ ریاستہائے متحدہ امریکہ رمنا-5، اسلام آباد فون: 0000 20800000 E-mail: infoisb@state.gov</p>
---	---	--	---

یہ بات یاد رکھنا ابم ہے کہ ہم افغانستان میں ابھی تک کیوں بیس۔ القاعدہ نے نائن الیون کے حملوں کا منصوبہ افغانستان میں ہی تیار کیا تھا جن میں 3,000 بے گناہ لوگوں کو قتل کیا گیا۔ افغانستان اور پاکستان کی سرحد کے ساتھ قبائلی علاقوں سے ہی دہشت گردوں نے ہمارے وطن اور ہمارے اتحادیوں کے خلاف مزید حملے لانج کئے ہیں۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ وسیع بغاوت نے افغانستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، تو اس سے القاعدہ کو اور بھی زیادہ حملوں کی منصوبہ بندی کے لئے جگہ مل جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے شروع ہی سے، اپنے بنیادی مقصد کے بارے میں کوئی ابہام نہیں رکھا ہے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ افغانستان کی سلامتی کو درپیش ہر آخری خطرے کو شکست دیں، کیوں کہ بالآخر اپنے ملک کی حفاظت کرنا لازمی طور پر خود افغانوں کی ذمہ داری ہے۔ اور نہ ہمارا مقصد ان کے ملک کی تعمیر ہے، اس لئے کہ یہ افغان بہی جو لازمی طور پر اپنا ملک تعمیر کریں گے۔ بلکہ، ہماری تمام تر توجہ افغانستان اور پاکستان میں القاعدہ کو دربم بر بم کرنے، جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور انہیں شکست دینے، اور اتنی طاقت حاصل کرنے سے روکنے پر مرکوز ہے جو امریکہ اور ہمارے اتحادیوں کے لئے مستقبل میں خطرہ بن جائے۔

اپنے بنیادی مقصد کے حصول میں، بمیں ابم پیش رفت نظر آربی ہے۔ افغانستان اور پاکستان کے درمیان کے قبائلی علاقوں میں القاعدہ پر آج جتنا دباو ہے، اتنا نو برس قبل ان کے افغانستان سے فرار ہونے کے بعد سے اب تک کبھی نہیں رہا۔ ان کے اعلیٰ لیڈر ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب ان کے لئے نئے لوگ بھرتی کرنا، سفر کرنا، تربیت دینا، سازشوں کے منصوبے بنانا اور حملے شروع کرنا پہلے کے مقابلے میں زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ مختصر یہ کہ القاعدہ پناہ لینے پر مجبور ہو گئی ہے۔ القاعدہ کو مکمل طور سے شکست دینے میں وقت لگے گا، اور یہ اب بھی ایک سفاک اور سخت جان دشمن ہے جو ہمارے ملک پر حملہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ لیکن اس بارے میں کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے ہم اس دہشت گرد تنظیم کو دربم بر بم کرنے اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی کوششیں مسلسل پورے عزم کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

افغانستان میں ہماری توجہ اپنی حکمت عملی کے تین شعبوں پر مرکوز ہے: یعنی طالبان کا زور توڑنے کے لئے ہماری فوجی کوشش، اور افغان فورسز کو تربیت دینا تا کہ وہ خود پہل کر سکیں؛ ہماری سویلین کوشش تا کہ موئرن نظام حکومت اور اقتصادی ترقی کو فروغ ملے اور علاقائی تعاون، خاص طور سے پاکستان کے ساتھ، کیوں کہ ہماری حکمت عملی کے لئے سرحد کے دونوں طرف کامیاب ہونا ضروری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ برسوں کے بعد پہلی بار، ہم نے صحیح حکمت عملی اور ان وسائل کے ساتھ کام شروع کیا ہے اور جو افغانستان میں ہماری کوششوں کے لیئے ضروری ہیں۔ اور چونکہ ہم نے عراق میں اپنا جنگی مشن ختم کر دیا ہے، اور عراق سے اپنے تقریباً 100,000 فوجی واپس لے آئے ہیں، اس لئے ہم افغانستان میں اپنی فورسز کو وہ مدد اور سازو سامان بہتر طور پر فراہم کر سکتے ہیں جو ان کے مشن کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ عراق سے ہماری فوجوں کی واپسی کا یہ مطلب بھی ہے کہ آج اس وقت کے مقابلے میں جب میں نے اپنا عہدہ سنبھالا تھا، خطرناک مقامات پر تعینات امریکیوں کی تعداد میں لاکھوں کی کمی آچکی ہے۔

افغانستان میں اضافی فورسز کی آمد سے، ہم اپنے فوجی مقاصد کے حصول میں خاصی پیش رفت کر رہے ہیں۔ افغانستان کے لئے جس اضافی فوجی اور سویلین عملے کا حکم میں نے دیا تھا، وہ وباں پہنچ چکا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بمارے اتحاد کی، جو اب 49 ملکوں پر مشتمل ہے، اضافی فورسز بھی وباں پہنچ چکی ہیں۔ ہم نے اب اپنے افغان شراکت داروں کے ساتھ مل کر حملوں میں پہل شروع کر دی ہے ہم طالبان اور ان کے لیدروں کو نشانہ بنانے کے لئے اور انہیں ان کے مضبوط ٹھکانوں سے باہر دھکیل رہے ہیں۔

جیسا کہ میں نے دو ہفتے قبل افغانستان میں اپنی فوجوں سے ملاقات کے موقع پر کہا تھا، پیش رفت آہستہ ہوتی ہے اور بمارے باور دی مردوں اور عورتوں کی زندگیوں کی شکل میں اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ بہت سے مقامات پر، ہمیں جو کامیابیاں ہوئی ہیں وہ اب بھی کمزور ہیں اور حالات پھر پرانی شکل پر واپس آسکتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مزید علاقے طالبان کے کنٹرول سے آزاد کرائے گئے ہیں، اور مزید افغان اپنی بستیوں کو واپس لے رہے ہیں۔

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ افغان ذمہ داری اٹھا سکیں، ہم مسلسل تربیت پر توجہ دے رہے ہیں۔ افغان سیکورٹی فورسز کے لئے جو ابداف مقرر کیئے گئے ہیں، وہ پورے ہو رہے ہیں۔ اور بمارے اتحادی شراکت داروں نے تربیت دینے والا جو مزید عملہ فراہم کیا ہے، اس کی وجہ سے میں پر اعتماد ہوں کہ ہم اپنے تربیت کے ابداف حاصل کرتے رہیں گے۔

میں مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بیشتر پیش رفت۔ یعنی اس سال جس تیزی سے بماری فوجوں کو تعینات کیا گیا، افغان فورسز کی بھرتی اور ان کی تربیت میں جو اضافہ ہوا، اور دوسرے ملکوں سے جو مزید فوجی اور تربیت دینے والا عملہ آیا۔ اس میں سے بیشتر اقدامات اس بات کے واضح سکنل کا نتیجہ ہیں کہ ہم افغان فورسز کو ذمہ داری منتقل کرنا شروع کر دیں گے اور اگلی جولائی سے امریکی فورسز کی تعداد کم کرنا شروع کر دیں گے۔

صورت حال کی فوری اہمیت کے اس احساس نے اتحاد کو ان مقاصد پر متعدد ہونے میں مدد دی جن پر ہم نے لزین میں نیٹو کے حالیہ سربراہ اجلاس میں اتفاق کیا تھا۔ یعنی یہ کہ ہم افغانستان میں ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جس کے تحت ہم اگلے سال کے شروع میں افغان فورسز کو مکمل ذمہ داری منتقل کرنا شروع کر دیں گے، اور 2014 کے آخر تک یہ عمل مکمل ہو جائے گا، اور یہ کہ نیٹو کی تنظیم افغان فورسز کو تربیت اور مشورہ دینے کی طویل المدت ذمہ داری برقرار رکھے گی تاہم بمارے جائز سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سیکورٹی کے شعبے میں جو ترقی ہوئی ہے اسے لمبے عرصے تک قائم رکھنے کے لئے، افغانستان میں فوری طور پر زیادہ سیاسی اور اقتصادی ترقی ضروری ہے۔

گذشتہ سال کے دوران ہم نے اپنے سویلین عملے کی تعداد میں ڈرامائی اضافہ کیا ہے۔ اب بماری فوجوں کے ساتھ، زیادہ سفارتکار اور ترقیاتی ماہرین کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں خطرے میں ڈال رہے ہیں اور افغانوں کے ساتھ شراکت داری قائم کر رہے ہیں۔ اگر بڑھنے کے ساتھ ساتھ، بنیادی سہولتوں کی فراہمی ساتھ شفاف پن اور جوابدی پر لازماً مسلسل توجہ دی جانی چاہئے۔ ہم افغانستان میں ایسے سیاسی عمل کی بھر پور حمایت کرتے رہیں گے جن میں ان طالبان کے ساتھ مصالحت شامل ہو جو القاعدہ کے ساتھ تعلقات منقطع کر

لیں، تشدد سے دستبردار ہو جائیں اور افغانستان کے آئین کو قبول کر لیں۔ اور ہم اگلے سال افغانستان کے ساتھ دُور رس اثرات کی حامل ایک نئی شراکت داری قائم کریں گے تا کہ ہم یہ بات واضح کر سکیں کہ امریکہ افغان عوام کے لئے طویل المدت سیکورٹی اور ترقی کا عزم کئے ہوئے ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ ہم اپنی توجہ پاکستان کے ساتھ تعلقات پر مرکوز کئے رہیں گے۔ پاکستانی حکومت میں یہ احساس مسلسل بڑھتا جا رہا ہے کہ اس کے سرحدی علاقوں میں دہشت گرد़وں کے نیٹ ورکس تمام ملکوں کے لئے اور خاص طور سے پاکستان کے لئے خطرہ ہیں۔ ہم نے قبائلی علاقوں میں پاکستان کی طرف سے بھاری فوجی کارروائیوں کا خیر مقدم کیا ہے۔ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے میں ہم پاکستان کی مدد کرتے رہیں گے۔ پھر بھی، پیش رفت خاطر خواہ تیزی سے نہیں ہوئی ہے۔ چنانچہ ہم پاکستانی لیڈروں پر زور دیتے رہیں گے کہ ان کی سرحدوں کے اندر دہشت گرد़وں کی محفوظ پناہ گاہوں سے نمٹا جانا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ ہی، ہمارے لئے پاکستان کی اس اقتصادی اور سیاسی ترقی میں مدد دینا ضروری ہے جو پاکستان کے مستقبل کے لئے انتہائی اہم ہے۔ پاکستان کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے ایک جزو کے طور پر، ہم اعتماد اور تعاون میں اضافے کے لئے کام کریں گے۔ ہم ان سویلین اداروں اور منصوبوں میں اپنی سرمایہ کاری میں تیزی لائیں گے جن سے پاکستانیوں کی زندگی بہتر ہو گی۔ ہم پاکستان اور افغانستان کے درمیان اقتصادی اور سیکورٹی کے شعبوں میں زیادہ قربی تعاون کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنی کوششیں تیز کر دیں گے۔

اور اگلے سال میں دُوروں کے تبادلوں کا منتظر ہوں۔ ان میں میرا پاکستان کا دورہ شامل ہے کیوں کہ امریکہ ایک ایسی پائیدار شراکت داری کے عزم پر قائم ہے جس سے پاکستان کے لوگوں کو بہتر سیکورٹی، اقتصادی ترقی اور انصاف کی فرائی میں مدد مل سکے۔

میں ایک بار پھر یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ تمام چیلنج، جن کا خاکہ میں نے پیش کیا ہے، ان میں سے کوئی بھی آسان نہیں ہوگا۔ پہمیں زیادہ مشکل دنوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ لیکن ایک ملک کی حیثیت سے، ہم اپنے ساتھی امریکیوں کی خدمات سے تقویت حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنے افغانستان کے حالیہ دورے میں، میں ایک میڈیکل یونٹ میں گیا اور میں نے اپنے بعض زخمی سپاہیوں کو Purple Hearts کا اعزاز دیا۔ میں ایک ایسی پیٹن سے ملا جس کی ٹیم کے چھے ارکان حال ہی میں ہلاک ہوئے تھے۔ اتنی سخت جنگ کے باوجود، اپنی تمامتر قربانی کے باوجود، وہ ہماری سیکورٹی اور ہماری اقدار کے لئے، جو ہمیں بے حد عزیز ہیں، وہ بدستور کمر بستہ ہیں۔

ہم اپنے مقصد کے حصول کے لئے مضبوطی سے کھڑے رہیں گے۔ ہم اپنے بہادر فوجیوں اور سویلین عملے کو وہ حکمت عملی اور وسائل فرابم کرتے رہیں گے جو ان کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ ہم القاعدہ کو دریم برم کرنے، انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکنے، اور بالآخر شکست دینے کے ہدف سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے

ترقی اور امن کا عزم کیا ہے، پائیدار شراکت داریاں قائم کریں گے۔ اور امریکی عوام کی سیکورٹی اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے جو کچھ ہمارے اختیار میں ہے، ہم وہ سب کچھ کرتے رہیں گے۔

تو ان کلمات کے ساتھ نائب صدر بائٹن اور میں آپ سے اجازت چاہیں گے اور اب میں مانیکروfon وزیر خارجہ کلنٹن، وزیر دفاع گیٹس اور جنرل کارٹرائٹ کے حوالے کرتا ہوں جو آپ کے سوالات کے جواب اور زیادہ تفصیلی بریفنگ دے سکیں گے۔

آپ کا بہت شکریہ۔

12:00 P.M. EST

اختتام